فیضانِ سُلطان سخی سرور (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

مزار شریف
حضرت سُلطان سخی سرور (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

المدینۃ العلمیۃ
(دعوت اسلامی)
شعبہ فیضانِ اولیاء وعلما

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم طبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمط

فیضانِ سُلطان سَخِی سرور

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مختلف اَدْوار میں تبلیغِ دین اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے) کے عظیم جذبے کی خاطر جن صوفیائے کرام اور اولیائے عظام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی ایک بڑی تعداد نے برصغیر پاک وہند کی طرف ہجرت کی اور اپنی زبانی، قلمی اور عملی نیکی کی دعوت کے ذریعے مخلوقِ خدا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت اور ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت سے روشناس کروایا، معرفتِ الٰہی کا رستہ بتلایا، عشقِ رسول کا جام پلایا اور حسنِ اخلاق کے اصولوں سے روشناس کروایا ان میں سے ایک شَیْخُ الاصفیاء، سلطانُ الاولیا حضرت

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ۹۵/۳، حدیث: ۲۹۵۱

سلطان سخی سرور سیّد احمد کاظمی قادری سہروردی شہید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات بابرکت بھی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے آج شجرِ اسلام سرسبز و شاداب ہے اور سیکڑوں سال گزر جانے کے بعد بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدت و محبت لوگوں کے دلوں میں قائم ہے۔ آیئے! حصولِ برکت اور نزولِ رحمت کے لیے آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والدِ ماجد کی پنجاب آمد

حضرت سَیِّدُنا سلطان سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا زینُ العابدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن ولیٔ کامل اور زبردست عاشقِ رسول تھے آپ بائیس برس تک سرکارِ مکہ مکرّمہ، سلطانِ مدینہ مُنوَّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اقدس کی برکتوں سے فیض یاب ہوتے رہے۔ ایک رات سوئے تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی اور خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہیں اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ حکم ارشاد فرما رہے ہیں: ”تم اب ہندوستان جاؤ اور وہاں خطۂ پنجاب میں قیام کرکے اسلام کی تبلیغ کرو، لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے نبی برحق کا سیدھا راستہ بتاؤ۔“ چنانچہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا زینُ العابدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن ۵۲۰ھ مطابق

1128ء میں پنجاب تشریف لائے، مدینۃُ الاولیا(ملتان) کے قریب شاہ کوٹ[1] نامی ایک گاؤں میں قیام فرمایا، حصولِ رزق کے لئے زراعت کا پیشہ اختیار فرمایا اور نیکی کی دعوت کے ذریعے بے شُمار لوگوں کو راہِ ہدایت سے رُوشناس اور اپنے فُیوض و برکات سے مُستفیض فرمایا۔[2]

شاہ کوٹ میں مستقل قیام

جب حضرت سَیِّدُنا زینُ العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شاہ کوٹ کے مسلمانوں میں فیض عام کرتے ہوئے دو سال کا عرصہ گزرا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ کا انتقال ہو گیا۔ گاؤں والوں نے اس خوف سے کہ اگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں اور تشریف لے گئے تو ہم آپ کے فُیوض و برکات سے محروم ہو جائیں گے لہٰذا انہوں نے باہمی مشورے کے بعد ایک زمیندار کی صاحبزادی سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نکاح کروا دیا۔ دو سال بعد انہی کے بطنِ مبارک سے شَیخُ الاصفیاء، سلطانُ الاولیاء حضرت سَیِّدُنا سلطان سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کی ولادت باسعادت ہوئی۔[3]

ولادتِ باسعادت

حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر بروز پیر صبح کی سُہانی گھڑیوں میں ۱۴

---

1 ...اس کا موجودہ نام سروری کوٹ ہے جو پنجاب پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہے۔

2 ... سیرت حضرت سخی سرور، ص ۲۴، ۲۵، تذکرہ حضرت سخی سرور، ص ۱۰۲، ۹۶

3 ... سیرت حضرت سخی سرور، ص ۲۸، ۲۷ ملخصاً

ذُوالحجۃ ۵۱۱ھ کو شاہ کوٹ (سروری کوٹ ضلع ڈیرہ غازی خان پنجاب پاکستان) میں پیدا ہوئے۔[1]

نام و سلسلہ نسب

آپ کانام سَیِّد احمد بن سَیِّد زین العابدین بن سَیِّد عمر بن سَیِّد عبد اللطیف ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے القاب تو بہت ہیں مگر آپ "سخی سرور" کے لقب سے مشہور و معروف ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلۂ نسب چند واسطوں سے سَیِّدُ الشُّہداء حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جاملتا ہے۔[2]

تعلیم و تربیت

حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر بچپن ہی سے بڑے ذہین تھے اکثر اوقات والد ماجد سے شرعی مسائل سیکھتے رہتے۔ ان دنوں مرکز الاولیا (لاہور) میں مولانا سَیِّد محمد اسحاق لاہوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے علم و فضل کا بڑا شہرہ تھا لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عُلومِ ظاہری حاصل کرنے کے لئے لاہور بھیج دیا گیا۔ مولانا سَیِّد محمد اسحاق لاہوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی محبت اور تعلیم و تربیت کی بدولت حضرت سَیِّدُنا سخی سرور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن تمام صلاحیتوں اور صفات سے مُتَّصِف ہوگئے جو ایک عالمِ دین کا خاصہ ہوتی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تحصیلِ علم کے بعد والدِ ماجد

---

1 ... تذکرہ اولیائے عرب و عجم، ص ۳۳۶

2 ... سیرت حضرت سخی سرور، ص ۲۷، ۳۱، خزینۃ الاصفیاء، ص ۱۹۰

کا پیشہ زراعت اختیار کیا لیکن زیادہ تر وقت یادِ الٰہی میں ہی بسر ہوتا، ظاہری علوم کے حصول کے بعد باطنی علوم حاصل کرنے کے جذبہ و اشتیاق میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا، والد ماجد اپنے ہونہار بیٹے کا شوق وولولہ دیکھ کر ایک مرشد کی طرح تربیت فرمانے لگے۔[1]

سخی سرور کی سخاوت اور والد گرامی کی کرامت

بچپن ہی سے حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کی طبیعت میں فیاضی اور سخاوت کا عنصر موجود تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چند بکریاں لیں اور جنگل پہنچ کر انہیں چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور خود ایک درخت کے نیچے عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوگئے اسی دوران چالیس فقیروں کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کھانا مانگا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میرے پاس یہی بکریاں ہیں آپ انہیں ذبح کر کے کھالیں۔“ ان فقیروں نے بکریاں ذبح کیں اور پکا کر اپنی بھوک مٹائی۔ جب سعادت مند بیٹے کی سخاوت وفیاضی کی خبر والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا زینُ العابدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو ہوئی تو اسی وقت تشریف لائے اور اس کارِ خیر پر دادِ تحسین دیتے ہوئے فرمایا: ”بیٹا! تم نے فقیروں کو کھانا کھلا کر بہت اچھا کیا۔“ پھر حضرت سَیِّدُنا زینُ العابدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے بکریوں کی ہڈیاں اور

---

1 ...تذکرہ اولیائے پاکستان، ص ۱۲۸ ملخصاً، خزینۃ الاصفیاء، ص ۱۹۰، تذکرہ حضرت سخی سرور، ص ۱۰۴

کھالیں جمع کر کے اُن پر اپنی چادر ڈالی اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے، دعا ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ چادر میں حرکت پیدا ہوئی اور ایک ایک کر کے تمام بکریاں چادر کے نیچے سے زندہ سلامت نکل آئیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حکایت میں بکریوں کا ذبح ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ جانا اگرچہ عادۃً ممکن نہیں مگر یہ حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کے والد ماجد کی کرامت[2] تھی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں سے صادر ہوتی رہتی ہیں نیز اس واقعے سے ہمیں راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کرنے کا بھی درس ملتا ہے۔ یاد رکھئے! صدقہ و خیرات کرنا ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم سنّت ہے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درِ جود و سخاوت سے کوئی سوالی خالی ہاتھ نہ جاتا، یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف یعنی بارگاہِ نبوت سے تربیت پانے والے صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین، اولیائے کاملین وعلمائے دین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ بھی صدقہ و خیرات کے ذریعے فقراء و مساکین کی مدد کر کے اس کی

---

1 ... تذکرۂ اولیائے عرب و عجم، ص ٣٣٦

2 ... **کرامت کی تعریف:** مؤمن متقی سے اگر کوئی ایسی نادر الوجود و تعجب خیز چیز صادر و ظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو "کرامت" کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اعلانِ نبوت کرنے سے پہلے ظاہر ہوں تو "ارہاص" اور اعلان نبوت کے بعد ہوں تو "معجزہ" کہلاتی ہیں اور اگر عام مؤمنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو "معونت" کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مطابق اس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اس کو "اِستدراج" کہا جاتا ہے۔ (کرامات صحابہ، ص ٣٦)

برکات سے فیض یاب ہوتے رہے الغرض یہ سلسلہ صدیوں پر مُحیط ہے اور تا قیامِ قیامت جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کئی مَقامات پر صَدقہ و خیرات کے فضائل اور اس پر ملنے والے اجر و ثواب کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 3 سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (۲۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: انکی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا عِلْم والا ہے۔

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

حضرت سَیِّدُنا امام خازن ابو الحسن علاءُ الدین علی بن محمد بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: راہِ خُدا میں خَرچ کرنا خواہ واجِب ہو یا نَفْل، تمام اَبوابِ خیر کو عام ہے۔[1] اور صَدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: کسی طالب عِلْم کو کتاب خرید کر دی جائے یا

---

1 ...تفسیر خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۱/۲۰۵

کوئی شِفا خانہ بنادیا جائے یا مُردوں کے ایصالِ ثواب کے لئے تیجہ، دسویں، بیسویں، چالیسویں کے طریقے پر مساکین کو کھانا کھلایا جائے، سب راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا ہی ہے۔(1)

اسی طرح عِلْمِ دین کی اشاعت میں حصّہ لینا، دینی مَدارِس کی مَدَد کرنا، مَساجِد بنانا، دینی کُتُب کے لیے لائبریری بنانا، مُسافِر خانے بنانا، ضَرورت مند پڑوسیوں اور رِشتہ داروں کی مَدَد کرنا، محتاجوں، اَپاہجوں اور غریبوں کے علاج مُعالَجہ اور مَقْروضوں کے قرض کی ادائیگی کے لیے خَرْچ کرنا وغیرہ ایسے کام ہیں کہ ان میں سے جس کام میں بھی خَرْچ کریں گے وہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا ہی کہلائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خراب و بنجر زمین پر کاشت کاری

حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کے ناناجان ایک زمین دار تھے۔ ناناجان کے انتقال کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ کو وراثت میں کافی جائداد ملی۔ بعد از تقسیم آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حصے میں آنے والی زمین چونکہ بظاہر خراب و بنجر تھی لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صبر و شکر کے ساتھ والدہ ماجدہ کے حکم سے اسی خراب و بنجر زمین پر کاشت شروع کر دی اور فرمایا: اس

---

1 ... خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱

کھیت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کیا۔ جب بارش ہوئی اور فصل پک کر تیار ہو گئی تو فضلِ الٰہی سے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی فصل بہت زیادہ ہوئی جبکہ دیگر رشتہ داروں کی فصل انتہائی ناقص تھی، یہ دیکھ کر وہ حسد کی آگ میں جل بُھن کر رہ گئے، پہلے تو انھوں نے زمین کی تقسیم پر اعتراض کیا اور اب آپ کی فصل سے حصہ مانگنے لگے۔ [1]

جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے

وہاں کا معمول تھا کہ جب کبھی غلے کے ڈھیر لگتے تو رات کو شیر آتا اور غلے کی حفاظت کرنے والے کو نقصان پہنچاتا، چنانچہ جب آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی فصل کٹ گئی اور غلے کے ڈھیر لگ چکے تو بعض رشتہ داروں نے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو نقصان پہنچانے کی غرض سے مشورہ دیا کہ زمین ہماری مشترکہ ہے لہٰذا غلے کی حفاظت کے لئے آپ کھیت میں ہی رات گزاریں، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ان کی یہ بات بھی مان لی۔ حضرت سیّدنا سخی سرور رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کھیت پہنچے اور رات بھر عبادت میں مشغول رہے اسی دوران شیر آیا اور ساری رات آپ کی رکھوالی کرتا رہا، صبح ہوتے ہی شیر واپس جنگل چلا گیا۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی مسلمان کا نقصان چاہنا اور جان بوجھ کر اسے غلط مشورہ دینا ناجائز و گناہ ہے ایسے شخص کو حدیثِ پاک میں خائن (خیانت کرنے والا)

---

1 ... تذکرہ اولیائے عرب و عجم، ص ۳۴۰ ملخصاً، بزرگ، ص ۱۳۳

2 ... تذکرہ اولیائے عرب عجم، ص ۳۴۱ وغیرہ

کہا گیا ہے۔ چنانچہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کو کسی چیز کا مشورہ یہ جانتے ہوئے دے کہ درستی اس کے علاوہ میں ہے اس نے اس سے خیانت کی۔ [1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی مسلمان کسی سے مشورہ کرے اور وہ دانستہ (جان بوجھ) غلط مشورہ دے تاکہ وہ مصیبت میں گرفتار ہوجائے تو وہ مشیر (مشورہ دینے والا) پکا خائن ہے۔ خیانت صرف مال ہی میں نہیں ہوتی، راز، عزت، مشورے تمام میں ہوتی ہے۔ [2]

اے ہمارے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے صدقے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خوب خیر خواہی کرنے کا جذبہ عطا فرما اور مل جُل کر دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سر پر بادل کا سایہ

حاکم کو ٹیکس ادا کرنے کا وقت آیا تو بعض رشتہ دار آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پہنچے اور ایک مرتبہ پھر نقصان پہنچانے کے لئے کہنے لگے: ہم ٹیکس ادا کرنے جارہے ہیں، آپ ہمارے ساتھ چلیں گے؟ چنانچہ والد ماجد کی اجازت سے

---

1 ...ابوداؤد، کتاب العلم، التوقی فی الفتیا، ۳/ ۴۴۹، حدیث: ۳۶۵۷

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۱۲

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے رشتہ داروں کے ہمراہ مدینۃُ الاولیاء (ملتان) روانہ ہوگئے۔ ادھر شہر کا حاکم گھنوں خان سیر کے لئے قلعہ کی فصیل پر آیا تو اچانک اس کی نظر کچھ ایسے افراد پر پڑی جو قلعہ کی جانب بڑھ رہے تھے، حاکم یہ دیکھ کر گھبرا گیا کہ یہ کون سی مصیبت گلے پڑگئی اس نے سپاہیوں کو دوڑایا تو انہوں نے آکر خبر دی کہ فوج نہیں ہے پانچ زمینداروں کے ساتھ ایک سیّد صاحب تشریف لارہے ہیں اور انہی کے سر پر بادل نے سایہ کیا ہوا ہے۔ حاکم سمجھ گیا کہ یہ ضرور کوئی وَلِیُّ اللّٰہ ہیں جو کسی وجہ سے یہاں تشریف لائے ہیں۔[1]

غیب سے کھانا حاضر ہو گیا

حاکم نے وزیر سے کہا کہ ہمیں مزید دیکھنا چاہیے کہ یہ کامل ولی ہیں یا نہیں؟ چنانچہ اس نے بطورِ آزمائش ملازموں کو حکم دیا کہ سیّد صاحب کے پاس ایک جگ اور کچھ خالی برتن ڈھک کر لے جائیں، اگر یہ ولی کامل ہیں تو غیب سے ان کے لئے کھانا اور پانی آجائے گا۔ چنانچہ ملازم ڈھکے ہوئے خالی برتن اور جگ لے کر حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کی خدمت میں پہنچے جونہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کپڑا ہٹایا تو جگ پانی سے لبالب بھرا ہوا تھا اور برتنوں میں مختلف اقسام کے کھانے موجود تھے جن کی خوشبو سے کمرہ مہک اُٹھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چند لقمے تناول فرمانے کے بعد ملازموں سے فرمایا: اسے حاکم کے پاس لے جاؤ۔ حاکم آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

[1] ... تذکرہ اولیائے عرب و عجم، ص ۴۴۳ ملخصًا

تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ کرامت دیکھ کر حیران رہ گیا۔[1]

بعض رشتہ داروں کی غلط بیانی

اسی اَثنا میں بعض رشتہ داروں نے نقدی حاکم کو پیش کی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں غلط بیانی کرنے لگے، یہ سُن کر حاکم ناراض ہوا کہ یہ لوگ ایک وَلِیُّ اللّٰہ کے بارے میں غلط بات کر رہے ہیں، چنانچہ اس نے آپ کے رشتہ داروں کو جیل میں بند کر دیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عمدہ لباس و گھوڑا اور ڈھیر ساری نقدی دے کر رخصت کیا۔[2]

برائی کے بدلے بھلائی

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حاکم کے پاس سے فارغ ہو کر سیدھے قید خانے پہنچے اور فرمایا: جہاں ہمارے بھائی ہوں گے ہم بھی وہیں رہیں گے، حاکم کو جب یہ خبر پہنچی تو اس نے فوراً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رشتہ داروں کی آزادی کا پروانہ جاری کر دیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پھر فرمایا: دوسرے قیدی بھی ہمارے بھائی ہیں وہ جب تک قید ہیں ہم یہاں سے نہیں جائیں گے، بالآخر تمام قیدیوں کو رہائی نصیب ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حاکم کی جانب سے ملی ہوئی ساری نقدی ان میں تقسیم فرما دی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے اسلافِ کرام حسنِ اخلاق

---

1 ... تذکرہ اولیائے عرب و عجم، ص ۳۴۴ ملخصاً

2 ... تذکرہ اولیائے عرب و عجم، ص ۳۴۴ ملخصاً

اور عفو و درگزر کے کیسے اعلیٰ مراتب پر فائز تھے کہ اگر کوئی ان کا برا چاہتا تو یہ حضرات بدلے کی قدرت کے باوجود رضائے الٰہی کی خاطر اسے معاف فرمادیا کرتے۔ اس واقعے میں ہمارے لئے یہ بھی درسِ عبرت ہے کہ جو کسی پر احسان کرتا ہے اس پر بھی احسان کیا جاتا ہے اور جو دوسروں کی تباہی و بربادی کا خواہاں ہوتا ہے وہ خود ہی تباہ و برباد ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی بزرگانِ دین کی سیرت پر چلتے ہوئے عفو و درگزر اور حسنِ اخلاق سے پیش آنا چاہیے اور قرآن و حدیث میں بھی ہمیں اسی بات کی تعلیم دی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾

(پ ۲۴، حم سجدہ: ۳۵،۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہوجائے گا جیسا کہ گہرا دوست اور یہ دولت نہیں ملتی مگر صابروں کو اور اسے نہیں پاتا مگر بڑے نصیب والا۔

حضرتِ سیّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما "اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ" (ترجمۂ کنزالایمان: اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد غصے کے وقت صبر کرنا اور برائی کے وقت معاف کردینا ہے، جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ عزّوجلّ

دشمنوں سے ان کی حفاظت فرمائے گا اور ان کے سامنے دشمنوں کو جھکا دے گا۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ درجات کو بلند فرماتا ہے ؟صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور فرمائیے۔ فرمایا: جو تمہارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے اسکے ساتھ بُردباری سے پیش آؤ اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو اور جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم سے قطع تعلق کرے اسکے ساتھ صلہ رحمی کرو۔[2]

حضرتِ سَیِّدُنا سہل بن معاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود غصہ پی لے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا تاکہ اس کو اختیار دے کہ جنت کی حوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔[3]

نکاح میں والدین کی رضا

حاکم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامت اور حسنِ اخلاق سے بہت متاثر ہوا اور

---

1 ...بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ حم السجدہ، ۳/۳۱۸

2 ...مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب مکارم الاخلاق...الخ، ۸/۳۴۵، حدیث: ۱۳۶۹۴

3 ...ابن ماجۃ، کتاب الزھد، باب الحلم، ۴/۴۶۲، حدیث: ۴۱۸۶

کہنے لگا: ”میری بیٹی کو اپنے نکاح میں قبول فرمالیجئے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اپنے والدین کی اجازت کے بغیر یہ نکاح نہیں کروں گا۔ چنانچہ والدین کی رضا سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نکاح حاکمِ شہر کی صاحبزادی سے ہوگیا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کی سیرتِ مبارکہ سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی ملا کہ نکاح جیسے اہم کام میں بھی والدین کی خوشنودی کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے۔ یاد رکھئے! اسلام میں نکاح ایک مُقَدس عہد وپیمان ہے جو مرد وعورت کے درمیان قائم ہوتا ہے، جس دینِ متین نے اس مقدس اور پاکیزہ رشتے کو قائم کرنے میں عاقل بالغ مرد وعورت کو اختیار دیا ہے اسی نے والدین کے ساتھ ادب واحترام، مہربانی اور حسنِ سلوک کا درس دیا ہے اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ان کی خواہش پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے لہٰذا لڑکے یا لڑکی کا اپنی مرضی سے والدین اور خاندان والوں سے چُھپ کر نکاح کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں اور بعض صورتوں میں تو نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔ جہاں عشقِ مجازی کے چکر میں پڑ کر خواب وخیال کی نئی دنیا بسانے کا سوچتے ہیں وہیں والدین کی عزت کی دھجیاں بکھیر کر انہیں ذلت ورسوائی کے کئی داغ دے جاتے ہیں جنہوں نے بچپن سے لے کر جوانی تک ناز اٹھائے، پال پوس کر جوان کیا بالآخر انہی کے حقوق پامال کرکے اپنے گلے میں احسان فراموشی کا طوق ڈال لیتے ہیں بلکہ خود اپنے لئے

---

(1) ...تذکرہ اولیائے عرب وعجم، ص ۳۴۶

دینی و دنیاوی مشکلات اور رکاوٹیں کھڑی کر لیتے ہیں اس معاملے میں اپنی چلانے والوں کو بدنام و رُسوا ہوتے ہی دیکھا گیا ہے اور جب عشقِ مجازی کا بھوت سر سے اترتا ہے تو کفِ افسوس ملتے ہی دیکھا گیا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوال و جواب کا انداز اختیار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سُوال: عشقِ مَجازی کرنے والے بعض نوجوان گھر والوں کی مخالَفت کے باوُجود کورٹ میں جا کر شادی کر لیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا مناسب ہے؟

جواب: ہرگز مُناسب نہیں بلکہ لڑکا اگر لڑکی کا کُفو[1] نہ ہو اور لڑکی نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا ہو تو یہ نکاح ہی باطِل ٹھہرے گا! بِالفَرض کُفو بھی مل گیا اور نکاح بھی مُنعَقِد ہو گیا تب بھی کورٹ میں جا کر شادی کرنے والوں سے ماں باپ کی سخت دل آزاری ہوتی، اہلِ خاندان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا لگ جاتا اور دیگر بھائی بہنوں کی شادیوں میں رکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ نیز ایسا کرنے سے اکثر غیبتوں، تہمتوں، عیب دریوں، بدگمانیوں اور دل آزاریوں وغیرہ وغیرہ گناہوں کا دروازہ کُھل جاتا ہے لہٰذا ہرگز ایسا قدم نہیں اُٹھانا چاہئے۔[2]

---

1 ... محاورہ عام (یعنی عام بول چال) میں فقط ہم قوم کو کُفو کہتے ہیں اور شرعاً وہ کفو ہے کہ نَسَب یا مذہب یا پیشے یا چال چلن یا کسی بات میں ایسا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح ہونا اولیاءِ زن (یعنی عورت کے باپ دادا وغیرہ) کے لئے عُرفاً باعثِ ننگ وعار (یعنی شرمندگی وبدنامی کا سبب) ہو۔ پردے کے بارے میں سوال جواب ص ٣٦١

2 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ٣٥٧

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی نکاح اور دیگر جائز کاموں میں والدین کی رضا ملحوظ خاطر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شاہ کوٹ سے جدائی

حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکبَر والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا زینُ العابدین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے زیرِ سایہ سلوک کی منازل طے کر رہے تھے کہ اُن کا انتقال ہوگیا، ایک طرف تو شفیق والد کے سائبان سے محرومی کا صدمہ تو دوسری جانب بعض رشتہ داروں کی بے مروتی بلکہ دشمنی اور ایذا رسانی سے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دل شاہ کوٹ (سروری کوٹ) سے اُچاٹ ہوگیا کوئی چاہت نظر نہ آئی، ہر طرف اُداسی ہی اُداسی نظر آئی۔ لہٰذا آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سیاحت کا ارادہ کیا اور کسی ولیٔ کامل کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سلوک کی منازل طے کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس دور میں عروسُ البلاد "بغدادِ مُعلّٰی" اسلامی علوم وفنون کا مرکز و منبع سمجھا جاتا تھا جہاں دور دور سے لوگ اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانے آتے۔ پیرانِ پیر، روشن ضمیر، حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی اس وقت بغدادِ مُعلّٰی کی سرزمین پر رہ کر عالَمِ اسلام میں اپنا فیض لٹا رہے تھے۔[1]

---

1 ... سیرت حضرت سخی سرور، ص۷۴، وغیرہ

غوثُ الاعظم سے شرفِ بیعت

حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر سفر کی تکالیف برداشت کرتے ہوئے اور مشکلات جھیلتے ہوئے بغداد شریف پہنچے اور حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور اکتسابِ فیض کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ عرصے شیخُ الشُیُوخ حضرت سَیِّدُنا شیخ شہابُ الدین سہروردی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی صحبت سے بھی مستفیض ہوئے۔(1)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم بزرگ تھے پاک وہند میں آپ کی شہرت و مقبولیت، ولایت اور بزرگی کا چرچا ہے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہ فرمایا اس لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلہ مشہور نہ ہوا مگر اس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عقیدت مندوں کا شمار نہیں، جس کا نظارہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرس کے موقع پر کیا جاسکتا ہے۔(2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے، تقویٰ و پرہیزگاری کے پیکر اور ہر معاملے میں اطاعتِ الٰہی سے مُزَیَّن ہوتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے ان مقبول بندوں کو طرح طرح کے اختیارات سے نوازتا ہے اور ان سے ایسی کرامات صادِر ہوتی ہیں جو عقلِ انسانی سے وَراءُالوَرا ہوتی ہیں۔ آیئے!

---

1. ... سیرت حضرت سخی سرور، ص ۴۸، ۵۱ ملخصا
2. ... سیرت حضرت سخی سرور، ص ۴۸ ملخصا

حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کی چند کرامات ملاحظہ کیجئے:

(1) غائب کو حاضر کردیا

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنگل میں نماز پڑھ رہے تھے قریب ہی درخت کے نیچے ایک غیر مسلم تھکا ہارا بیٹھا تھا جس کے اکلوتے بیٹے کو جِن اٹھا کر لے گیا تھا اور یہ اس کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا تھا۔ اِس پریشان حال اور مصیبت کے مارے کی نظر جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر پڑی تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہاتھ جوڑ کر عرض گزار ہوا: حضور! میرا ایک ہی بیٹا تھا جو گم ہوگیا ہے، اگر آپ اسے مجھ سے ملادیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے، دعا سے فراغت کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر زور سے جھٹکا تو وہ لڑکا آپ کے سامنے موجود تھا۔ لڑکے کے والد نے جیسے ہی اُسے دیکھا تو فرطِ مَحبَّت سے لپٹ کر خوب رونے لگا، جب سَیلِ اشک رُک گیا تو اس نے اپنے لختِ جگر سے پوچھا: تم کہاں چلے گئے تھے؟ اس نے بتایا کہ ”ایک جِن مجھے اٹھا کر لے گیا تھا ابھی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر آپ کے سامنے کر دیا۔“ اس کے بعد وہ غیر مسلم اپنے پورے خاندان سمیت مسلمان ہو گیا۔[1]

(2) نمک سے شفا

ایک مرتبہ دہلی شہر میں ایسی وبا پھیلی کہ بہت سے لوگ اس کا شکار ہو کر

1 ... تذکرہ اولیائے عرب و عجم ص:۳۳۹ ملخصًا

مرنے لگے۔ دہلی میں ایک شریف گھرانہ ایسا بھی تھا جو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بے انتہا مَحبَّت وعقیدت رکھتا تھا وہ بھی اس وبا کی زد میں آ گیا۔ چنانچہ اس گھر کا سربراہ سیکڑوں میل کا سفر طے کرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنی پریشانی عرض کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے تھوڑا سا نمک دیا اور فرمایا: ”گھر کے نمک میں ملا کر استعمال کرو۔“ چنانچہ اس شخص نے گھر جا کر ایسا ہی کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے اہلِ خانہ کو شفا عطا فرما دی۔ [1]

(3) لاعلاج مرض سے شفایابی

ایک دفعہ سوہدرہ کی حکومت کے ایک افسر جن کا نام عمر بخش تھا سخت بیمار ہو گئے۔ ان کے اہل خانہ نے علاج معالجے کی بہت کوششیں کیں لیکن وہ شفایاب نہ ہو سکے، وہ لوگ حضرت سلطان سخی سرور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دعا کی اِلتماس کرنے لگے، ابھی وہ بیماری اور اپنی پریشانی کا بتا ہی رہے تھے کہ حضرت سلطان سخی سرور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمین سے تھوڑی سی مٹی اٹھا کر انہیں دی اور فرمایا: اس کی ایک خوراک مریض کو کھلا دو! اہل خانہ نے وہ مٹی لے جا کر عمر بخش کو کھلائی۔ اس کے بعد وہ حیرت انگیز طور پر فوراً صحت یاب ہو گئے اور اسی دن سے کام

---

1 ... تذکرہ اولیائے عرب و عجم، ص ۳۵۰ ملخصًا

کاج بھی شروع کر دیا۔[1]

﴿4﴾ گم شدہ بیٹا واپس مل گیا

دھونکل میں متعین حکومتی افسر حضرت سلطان سخی سرور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: حضرت! میں نے اپنے بیٹے دھونکل کے نام پر اس علاقے کا نام رکھا ہے مگر میرا بیٹا چند دنوں سے لاپتہ ہے، بہت تلاش کیا مگر کچھ پتا نہیں چل رہا، دعا فرمائیں کہ میرا بیٹا واپس آجائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ آج آجائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، اس کا بیٹا اسی دن اپنے گھر لوٹ آیا۔[2]

﴿5﴾ عصا کی برکت سے پانی نکل آیا

ایک دن حضرت سلطان سخی سرور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دھونکل میں خلوت نشین ہو کر مصروفِ عبادت تھے، آس پاس وضو کے لئے پانی نہیں تھا، چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا عصا زمین پر مارا تو وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ آپ نے لکڑی کا ایک کھونٹا زمین میں ٹھونک دیا، کچھ دنوں بعد وہ لکڑی خود بخود سر سبز ہو گئی۔ جہاں آپ نماز پڑھتے تھے وہاں لوگوں نے

---

1 ... خزینۃ الاصفیاء، ص ۱۹۱

2 ... خزینۃ الاصفیاء، ص ۱۹۲

مسجد تعمیر کر دی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوہدرہ میں قیام

واپسی پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شاہ کوٹ کے بجائے سوہدرہ تشریف لے گئے جو مرکز الاولیا(لاہور) سے تقریباً ساٹھ ستر میل کے فاصلے پر وزیر آباد(ضلع گوجرانوالہ) سے متصل ہے۔یہاں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریائے چناب کے کنارے رہائش اختیار کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن رات عبادت وریاضت میں مصروف رہتے،جو دعا بارگاہ الٰہی میں کرتے وہ قبول ہو جاتی۔ چند ہی دن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بزرگی اور ولایت کے چرچے عام ہو گئے، شہرت اور مقبولیت کا یہ عالَم ہو گیا کہ لوگ دور دور سے آکر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گرد پروانہ وار جمع ہو جاتے،جو حاجت مند درِ اقدس پر پہنچ جاتا دامنِ مراد بھر کر لے جاتا، دکھ درد اور تکلیف کا مارا آتا تو سکھ چین لے کر لوٹتا، پریشان حال آتا تو خوش باش ہو کر جاتا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی روحانی تربیت بھی فرماتے۔لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں نذر و نیاز پیش کرتے تو آپ سب کچھ غریب و مستحق افراد میں تقسیم فرما دیتے، کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے لئے بھی کچھ بچا کر رکھا ہو۔اسی وجہ سے لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو"لکھ داتا"اور"سخی سرور

---

1 ... خزینۃ الاصفیاء، ص۱۹۲

”جیسے القاب سے یاد کرنا شروع کر دیا۔[1]

دھونکل میں فیضِ عام

سوہدرہ کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ”دھونکل“ نامی گاؤں کو شرفِ قیام بخشا اور مخلوقِ خدا کو فیض یاب کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آمد سے قبل مقامی لوگ پانی کی قلت کا شکار تھے چند دنوں کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت گاہ کے قریب پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔[2]

حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کی ذاتِ بابرکت تبلیغِ اسلام اور اصلاحِ خَلْق کے لئے وقف تھی اسی لئے کسی ایک مقام پر مستقل قیام نہیں فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں بھی جاتے کثیر آبادی ان کی عقیدت مند بن جاتی اور فُیوض وبرکات سے مُستفیض ہوتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خصوصیت کے ساتھ مرکزالاولیا (لاہور)، مدینۃُ الاولیا (ملتان)، دھونکل، سوہدرہ، ایمن آباد (ضلع گوجرانوالہ) اور ڈیرہ غازی خان میں قیام فرمایا۔[3]

شاہ کوٹ واپسی

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وطن سے جدا ہوئے کئی سال بیت چکے تھے لہٰذا فطری

---

1 ... سیرت حضرت سخی سرور، ص ۵۵، ۵۶ وغیرہ

2 ... سیرت حضرت سخی سرور، ص ۵۷، ۵۶ ملخصا

3 ... سیرت حضرت سخی سرور، ص ۱۳۷ وغیرہ

طور پر وطن کی محبت دامن گیر ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رختِ سفر باندھا اور شاہ کوٹ تشریف لے آئے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تشریف آوری بعض رشتہ داروں کو ایک آنکھ نہ بھائی اور پرانی دشمنی لوٹ آئی، ہونا تو چاہیے تھا کہ ولیٔ کامل کی آمد پر اپنی آنکھیں بچھاتے مگر آنکھیں دِکھانے لگے، ہاتھ چومتے مگر ہاتھ اُٹھانے لگے، زبان سے تعریف و توصیف کے پھول لٹاتے مگر زہر میں بجھے طعن و تَشْنِیْع کے تیر چلانے لگے، ہمدرد و غمگسار بن کر اپنی آخرت سنوارتے مگر حسد و جَلَن کی پٹی اپنی آنکھوں سے نہ اتار سکے، ولیٔ کامل کی عظمتوں کا اعتراف کرکے اُخروی درجات کی بلندی چاہتے مگر دنیا کی محبت غالب آئی اور اُخروی عذاب کے امیدوار ہوئے، ایک طرف تو پورا خطہ حضرت سَیِّدُنا سخی سرور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کے حسنِ اخلاق اور کرامات سے متأثر ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عقیدت مند ہو چکا تھا، ہر ایک کے نزدیک آپ کی شخصیت محترم اور قابلِ تعظیم تھی مگر دوسری جانب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اپنوں نے ہی ستانا شروع کر دیا تھا۔ جب بعض رشتہ داروں کی عداوت حد سے بڑھنے لگی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مستقل ہجرت کا ارادہ فرمالیا اور اپنی تمام زمین و جائداد ان کے حوالے کرکے ڈیرہ غازی خان میں ”نگاہہ“ کی جانب تشریف لے گئے اور باقی زندگی مخلوقِ خدا کی خدمت اور رُشد و ہدایت میں گزار دی۔[1]

---

1 ... سیرت حضرت سخی سرور، ص ۶۰ ملخصاً

حضرت سخی سرور کی شہادت

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا سارا مال واسباب اور جائداد بعض رشتہ داروں کے سپرد کر کے شاہ کوٹ سے ہجرت فرما چکے تھے مگر ان کا خیال تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کے خلاف ایک مضبوط جماعت تیار کر کے واپس آئیں گے اور اپنے اوپر ہونے والے ظلم و زیادتی کا بدلہ لیں گے۔ چنانچہ بعض بد باطن اور سفاک رشتہ داروں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شہید کرنے کا انتہائی گھناؤنا منصوبہ بنایا اور اس پر عمل کرنے کے لئے لوگوں کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلاف اُکسا کر ایک مضبوط جماعت تیار کرلی۔[1] اور ۲۲ رجب المُرَجّب ۵۷۷ھ مطابق 1181ء کو انتہائی سخت حملہ کر کے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شدید زخمی کر دیا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمالیا۔ حاسدین نے اسی پر بس نہ کی بلکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ اور دو بیٹوں کو بھی شہید کر دیا۔ بوقتِ شہادت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر مبارک ۵۳ سال تھی۔ آپ کا مزار مبارک ڈیرہ غازی خان (جنوبی پنجاب) سے مغرب کی جانب 22 میل دور مقام بستی سخی سرور کوہِ سلیمان کے پہاڑی سلسلے پر واقع ہے۔ مشہور مغل بادشاہ ظہیرُ الدین بابر نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار مبارک کی تزیین وآرائش پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا اور اسے تعمیر کروا کر اپنے لئے خوش بختی

---

1 ... سیرت حضرت سخی سرور، ص ۱۳۶

کے دروازے کھولے۔

ایک شخص قندھار سے ملتان جا رہا تھا، راستے میں پاؤں پھسلنے سے اُس کا اونٹ لنگڑا ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار مبارک قریب تھا لہٰذا وہ اپنی التجا لے کر مزار مبارک پر حاضر ہوا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی یہ مشکل آسان فرمادی۔ آپ کا مزار آج بھی مرجعِ خلائق ہے، لوگ دور دراز سے سفر کرکے مزارِ اقدس پر حاضر ہو کر اپنی خالی جھولیاں من مانگی مرادوں سے بھرتے ہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 103 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

---

1 ... تذکرہ اولیائے عرب و عجم، ص ۳۵۳ ملخصًا، خزینۃ الاصفیاء، ص ۱۹۲

1. یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔
2. یہ مجلس حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کرتی ہے۔
3. مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نمازاور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اوراس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔
4. عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاًباجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یاسننے، صاحبِ مزار کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کی ابتِدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔
5. ''مجلسِ مزاراتِ اولیا'' ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کاتحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ

نشین، خُلَفَا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

6. مَزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تا حیات اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّى اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

مزاراتِ اولیاء پر لگائے جانے والے تربیتی حلقوں کے موضوعات

حلقہ نمبر 1: مزاراتِ اولیاء پر حاضری کا طریقہ

حلقہ نمبر 2: وضو، غسل اور تیمم کا طریقہ

حلقہ نمبر 3: نماز کا سبق

حلقہ نمبر 4: نماز کا عملی طریقہ

حلقہ نمبر 5: راہِ خدا میں سفر کی اہمیت (مدنی قافلوں کی تیاری)

حلقہ نمبر 6: درست قراٰن پاک پڑھنے کا طریقہ

حلقہ نمبر 7: نیک بننے اور بنانے کا طریقہ (مدنی انعامات)

ہدایات: مدنی حلقہ مزار کے احاطے کے قریب ہو جس میں دو خیر خواہ مقرر کیے جائیں جو دعوت دے کر زائرین کو حلقے میں شرکت کروائیں۔ ہر حلقے کے اختتام پر انفرادی کوشش کی جائے اور اچھی نیتیں کروائی جائیں اور نام و نمبر ز مدنی پیڈ پر تحریر کیے جائیں۔

مزاراتِ اولیا پر مدنی حلقوں میں دی جانے والی نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مَزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلْسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن اَنمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں اور اللہ کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہوجایئے۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالامال فرمائے۔[1] اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...مزرات اولیاء کی حکایات، ص ۳۲

فہرس

فرمانِ مصطفٰے: اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت فرمائے تو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو۔ (ابن ماجۃ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ۴/ ۴۲۳، حدیث: ۴۱۰۲، بتغیر)

کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن، مرکز الاولیالاہور
تفسیر خازن	مطبعہ میمنیہ، مصر ۱۳۱۷ھ	تذکرہ حضرت سخی سرور	محکمہ اوقاف حکومت پنجاب 2001ء
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	سیرت حضرت سخی سرور	عظیم اینڈ سنز پبلشرز
صحیح البخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ	خزینۃ الاصفیاء	مکتبہ نبویہ، لاہور 2010ء
صحیح مسلم	دار الکتاب العربی 2013ء	تذکرہ اولیائے عرب و عجم	چشتی کتب خانہ، فیصل آباد
سنن الترمذی	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ	بزرگ	مکتبہ نبویہ، مرکز الاولیالاہور
سنن ابو داؤد	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ	کرامات صحابہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
سنن ابن ماجۃ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ	مزاراتِ اولیاء کی حکایات	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ	پردے کے بارے میں سوال جواب	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن، مرکز الاولیا لاہور	حسد	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

اولیاء اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مزارات پر جانا باعثِ برکت اور رفعِ حاجات کا ذریعہ ہے۔ اس لیے بزرگانِ دین کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ اولیاءِ کرام کی قبور پر جاتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی حاجات کیلئے دعا کرتے جیسا کہ علامہ ابنِ عابدین شامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مقدمہ ردُّ المحتار میں امام شافعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے نقل فرماتے ہیں: ”میں امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر پر آتا ہوں اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو دو رکعت پڑھتا ہوں اور انکی قبر کے پاس جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو جلد حاجت پوری ہو جاتی ہے۔“

ردالمحتار، مقدمۃ الکتاب، مطلب یجوز تقلید المفضول مع وجود الافضل، ۱/۱۳۵

فیضانِ بہاءُ الدّین
زَکَرِیّا ملتانی (رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ)
DAWAT-E-ISLAMI
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
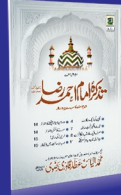
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net